ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

حمیرا کوثر
ایم فل سکالر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد
ڈاکٹر طیبہ نگہت
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

اے خیام کے افسانوں میں موضوعاتی تنوع

Humaira kousar*
M.Phil. Scholar, Department of Urdu, Govt. College Women University, Faisalabad.
Dr.Tayyaba Night
Assistant professor, Department of Urdu Govt, College Women University, Faisalabad.

***Corresponding Author:**

Thematic Variety in Fiction of A Khayyam

A Khayyam is first of all a dervish writer of fiction who keeps close eye on the environment. Also analyzes incidents and accidents. A Khayyam is a multi-faceted literary personality; he has left deep impressions of his art on many genres of Urdu literature. As an authentic fiction writer, novelist, essayist, and columnist, he has acknowledged his creativity in the world of literature. A Khayyam takes the themes of his fictions from life and the problems faced in it. His fictional collections "kapil Vastu ka shahzada ", Khali Haat, Jannat Jahannam and other fictions deserve to be called the assets of the overall tradition of Urdu fiction. The subject of his is "life". He has been awarded national and international honors in recognition of literary services. A. Khayyam has written on many topics related to history, psychology, social and economic conditions. In this research article, thematic variety in fiction of A Khayyam will be presented.

Key Words: *Diversified, Literary Genres, Unveil, Inconsistent Behaviors, Psychological, economical Implications.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20

ماخذ تحقیقی مجلہ

اے خیام ایک درویش صفت گوشہ نشین افسانہ نگار ہے جو اپنے ارد گرد کے حالات وواقعات پر گہری نظر رکھتا ہے. واقعات اور حادثات کا تجزیہ بھی کرتا ہے لیکن وہ افسانہ اس وقت تک نہیں لکھتا جب تک کہ تلخ حقائق اور انسان پر انسان کا جبر و استحصال اس کے باطن میں طوفان برپا نہیں کر دیتے. کسی مخصوص نظریے کو افسانے کے وسیلے سے اجاگر کرنے کی بجائے وہ اہمیت صرف زندگی کی حقیقت کو دیتے ہیں اے خیام کثیر الجہت ادبی شخصیت ہیں انہوں نے اردو ادب کی کئی اصناف پر اپنے فن کے گہرے نقوش ثبت کیے ہیں ایک مستند افسانہ نگار ناول نگار, مضمون نگار, کالم نگار کے طور پر اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا دنیائے ادب سے اعتراف کرا چکے ہیں. اے خیام اپنے افسانوں کے موضوعات زندگی اور اس میں درپیش مسائل سے لیتے ہیں ان کے افسانوی مجموعے "کپل وستو کا شہزادہ", خالی ہاتھ, جنت جہنم اور دوسرے افسان نے اردو افسانے کی مجموعی روایت کا اثاثہ کہلائے جانے کے مستحق ہیں. اے خیام اردو کے نامور افسانہ نگاروں میں شمار ہوتے ہیں جن کے افسانے باقاعدگی سے رسالہ اوراق میں شائع ہوتے رہے ہیں ان کی شہرت کا سب سے بڑا حوالہ "اوراق" ہی ہے. ادبی خدمات کے اعتراف میں انہیں قومی اور بین الاقوامی اعزاز سے نوازا جا چکا ہے. اے خیام نے تاریخ نفسیات سماجی و معاشی حالات غرض کے کئی موضوعات پر لکھا۔

علی حیدر ملک اے خیام کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "اپنی عام زندگی میں بھی وہ کم سخن اور کم آمیز واقع ہوا ہے وہ نہ تو جلد کسی کو دوست بناتا ہے اور نہ جلد دوستی ترک کرتا ہے ادیبوں سے تعلقات قائم کرنے یا ادبی محفلوں میں شرکت کرنے کا بھی اسے کوئی شوق نہیں آج کل کی تمام روش کے برعکس وہ خود کو نمایاں کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ بازارِ ادب کی گہما گہمی اور آپا دھاپی سے الگ رہ کر خاموشی کے ساتھ لکھنے پڑھنے کا کام کرتا رہتا ہے۔"(۱)

اے خیام اے خیام کا تخلیقی سفر ۱۹۶۲ میں شروع کیا۔ ان کا پہلا "آدم خور" "ماہانہ تخلیق" دہلی سے شائع ہوا یہ ایک ایسی عورت کی کہانی ہے جو جنسی تلذذ کے لیے مردوں کا استعمال کرتی ہے جب اے خیام نے یہ افسانہ لکھا تو اس وقت ان کی عمر صرف ۱۹ برس تھی وہ تجرباتِ زمانہ کو کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور ان تجربات کا موازنہ راجندر سنگھ بیدی اور غلام عباس, سعادت حسن منٹو کے ساتھ ساتھ موپساں اور چیخوف کے ان تجربات سے بھی کر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20

ماخذ تحقیقی مجلہ

رہے تھے جو ان کے افسانوں کے موضوعات تھے اے خیام نے روسی، امریکی، فرانسیسی اور جرمن نثر نگاروں کے ساتھ ساتھ یورپی، افریقی، بنگالی اور ہندی ادب کی تحریروں کا بھی مطالعہ کیا۔

اس حوالے سے اے خیام لکھتے ہیں:

"نصابی تعلیم حاصل کرنے کے دنوں سے ہی دل کا غبار افسانے کی صورت میں نکال رہا ہوں۔"(۲)

اے خیام کی داخلی اور فکری نشو نما پر ان کی سرزمین کا بہت گہرا اثر ہے ان کی فکری نشو نما گوتم کی سرزمین "گیا" میں ہوئی۔ جو کہ بہار کا ایک مشہور شہر ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں گوتم بدھ کو نروان ملا تھا یہ شہر بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے مقدس مقام کی حیثیت رکھتا ہے۔ شائد ماحول کا اثر تھا یا خود کو تلاش کرنے کی لگن کے آغاز ہی سے ان کا تعلق کپل وستو کے شہزادے سے قائم ہو گیا۔ ان کا پہلا افسانوی مجموعہ بھی اسی نام سے شائع ہوا اے خیام کا پہلا افسانوی مجموعہ "کپل وستو کا شہزادہ" ۱۹۹۴ میں منظر پبلیکیشنز کی طرف سے شائع ہوا۔

ڈاکٹر وزیر آغا اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"اے خیام ایک سچا فنکار ہے اس نے بیسویں صدی کی اجتماعی کرب انگیز کروٹوں کو اسی طرح محسوس کیا جس طرح سدھارتھ نے شخصی زندگی کے کرب انگیز واقعات کو محسوس کیا تھا۔ سدھارتھ نے اپنے اندر اتر کر خود کو پہچان لیا تھا اور اے خیام بھی ہمہ وقت اپنے روبرو کھڑا نظر آتا ہے۔ ان کے افسانوں کی فضا انداز ان میں چھپا ہوا کرب اور زندگی کے معاملے کو حل کرنے کی شدید طلب۔۔۔۔ ان سب پر اے خیام کی تخلیقی شخصیت کی گہری چھاپ نظر آتی ہے"۔(۳)

اے خیام کے فن کی داخلیت دریافت کرنے کے لیے ڈاکٹر وزیر آغا نے سدھارتھ (گوتم) کا ذکر بلاوجہ نہیں کیا کیونکہ اے خیام کے ہاں بھی سدھارتھ کی طرح اپنی شناخت کا مسئلہ اپنی ذات کو کھوجنے کی لگن اور بے نامی کی کیفیت نظر آتی ہے۔ اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

"میرے پہلے شائع شدہ افسانہ آدم خور میں کسی کردار کا کوئی نام نہیں تھا۔ آج بھی میرے افسانے میں کرداروں کے کوئی نام نہیں ہوتے میں شاید ایک بے نامی کی کیفیت میں مبتلا ہوں۔"(۴)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20

بے نامی کی کیفیت اور شناخت کا یہی مسئلہ اے خیام کے افسانوں کا بڑا اور اہم موضوع بنتا ہے۔ "کپل وستو کا شہزادہ" کے افسانوں کے تمام کردار اسی بے نامی کی کیفیت میں مبتلا ہیں۔ اور اپنی شناخت کھو چکے ہیں اس مجموعے کے تقریباً سبھی افسانے اس وقت کے رجحان کے زیر اثر علامتی رنگ میں لکھے گئے ہیں۔

اپنے ایک انٹرویو میں اے خیام اس حوالے سے بتاتے ہیں:

"اکتیس سالوں میں صرف پندرہ افسانوں پر مشتمل ایک مجموعہ شائع ہوا اس میں سب ایک ہی رجحان کے افسانے ہیں یعنی جدیدیت کے رجحان کے تحت لکھے جانے والے افسانے"۔(۵)

اس مجموعے کے بیشتر افسانوں میں کرداروں کی داخلی کشمکش کو بیان کیا گیا ہے۔

علی حیدر ملک اے خیام کی افسانہ نگاری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"اس نے لکھنے کا آغاز ۱۹۶۰ کی دہائی میں کیا تھا۔ وہ زمانہ برصغیر کی جدیدیت کا ابتدائی زمانہ تھا اس لیے جدیدیت کی مثبت قدریں اس کے ہاں فطری طور پر اپنے جلوے دکھاتی ہیں۔ مگر اس کے اپنے تجربے اور وجدان نے اسے بدعتوں سے ہمیشہ محفوظ رکھا ہے وہ جدید افسانے کے پیروکاروں میں نہیں بلکہ ابتدائے سفر سے اس کارواں میں شامل لوگوں میں سے ہے۔"(۶)

جدیدیت اردو ادب میں ترقی پسند تحریک کے رد عمل کے طور پر منظر عام پر آئی تھی شدید رد عمل کے لیے فضا تیار تھی لیکن رد عمل ابھی باقی تھا یہ وہ وقت تھا جب ملک میں مارشل لا نافذ ہو چکا تھا اس نئی پابندی نے نئے آنے والے افسانہ نگاروں کو متحیر کر دیا تھا۔ لیکن جس طرح ترقی پسند تحریک نے جو مغرب سے ہی لی گئی تھی اور آزادی کی جدوجہد کے ساتھ مل کر مقبول ہوئی تھی اسی طرح افسانہ نگاروں نے بھی مغرب سے استفادہ کیا اور نت نئی پابندیوں نے ان کو علامت نگاری کا پیرائیہ اظہار اختیار کرنے پر مائل کیا۔ جدیدیت کی ایک فلسفیانہ اساس وجودیت کا فلسفہ ہے جس میں ایک فرد کی ذات کو مرکزیت حاصل ہے اور فرد کو معاشرے اور کائنات میں سب سے پہلے اپنے ہی وجود سے آگہی کی تکلیف کو جھیلنا پڑتا ہے۔ اے خیام اپنی افسانہ نگاری کے پہلے دور میں وجودیت کے اسی فلسفے سے متاثر نظر آتے ہیں جہاں وہ اپنی ذات کا عرفان بھی چاہتے ہیں اور ذات کے حوالے سے معاشرے کے مسائل کا حل بھی۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

اے خیام لکھتے ہیں:

"وجودیت کے فلسفے سے متاثر ہو کر میں نے جو افسانے لکھے ہیں وہ میرے پہلے مجموعے "کپل وستوں کا شہزادہ" میں موجود ہیں۔"(۷)

اس مجموعے کے زیادہ تر کردار اپنی ذات کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف دکھائی دیتے ہیں یہ کردار وجود کی تہوں سے گزر کر وجود ہی کے توسط سے زندگی کے اسرار ورموز کی تلاش میں مگن دکھائی دیتے ہیں. اس کے بعد اے خیام کی افسانہ نگاری کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے اس دور کے افسانے موضوع اور تکنیک کے حوالے سے پہلے دور کے افسانوں سے بہت مختلف ہیں اس دور میں لکھے گئے تمام افسانے ان کے دوسرے افسانوی مجموعے "خالی ہاتھ" میں شامل ہیں.

بقول ڈاکٹر انوار احمد:

"اس دوسرے مجموعے "خالی ہاتھ" میں اے خیام اپنے موضوعات فنی تدبیر کاری اور تخلیقی اظہار کے سلسلے میں اپنی مہارت سے چونکا دیتا ہے۔"(۸)

اے خیام کا دوسرا افسانوی مجموعہ "خالی ہاتھ" فروری ۲۰۰۵ میڈیا گرافکس کراچی سے شائع ہوا اس کے آغاز میں ایک خیام نے اپنا ادبی نظریہ بھی پیش کیا ہے۔

اے خیام "خالی ہاتھ" کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

"کپل وستو کا شہزادہ کسی اور رجحان کی نمائندگی کر رہا تھا. "خالی ہاتھ" اس مجموعے کے افسانوں سے یکثر مختلف ہے اور یہی میرے دوسرے مجموعے کی اشاعت کا جواز ہے"۔(۹)

افسانہ نگاری کے اس دور میں اے خیام کے افسانوں کے موضوعات تکنیک اور اسلوب میں نمایاں فرق نظر آتا ہے. "کپل وستو کا شہزادہ" کے افسانوں میں اسرار ہے جبکہ "خالی ہاتھ" کے افسانوں میں اسرار کھلتا چلا جاتا ہے اور زندگی اپنی انوکھی حقیقت کے ساتھ ہم پر آشکار ہونے لگتی ہے.

ڈاکٹر انور سدید اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"دونوں کتابوں کے دو پڑاؤ ہیں اور وہ (اے خیام) "کپل وستو کا شہزادہ" سے چل کر جب خالی ہاتھ" کے آخری افسانے تک پہنچتا ہے تو ارتقائے فن کے اگلے سفر پر گامزن نظر آتا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20

ہے اور اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ افسانہ اے خیام کی شخصیت میں داخل بھی ہے اور یہی اس کا خارج بھی۔"[۱۰]

اے خیام کے فن کا اگلا پڑاؤ ان کا تیسرا افسانوی مجموعہ "جنت جہنم اور دوسرے افسانے" ہیں ان کے ہاں اب علامت استعارہ اور تجرید کی بجائے ہر افسانے میں ایک نیا اشاراتی نظام ہے۔ جو بیانیہ کے نئے زاویے کو پیش کرتا ہے اور قاری کا ذہن (یوسیڈ) کی گرہیں اس طرح کھولتا ہے کہ اس پر سرشاری کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

اے خیام سے پوچھا گیا کہ اس مجموعے کے افسانے دیگر افسانے سے کیونکر مختلف ہیں تو کہا:

"میں نے کوشش کی ہے کہ ہر مجموعہ پچھلے سے مختلف ہو کچھ فرق ضرور ہو. افسانے پرانے مجموعے کی توسیع معلوم نہ ہوں"۔[۱۱]

الغرض اے خیام کا تخلیقی سفر ارتقا پذیر ہے اور موضوعات کے اعتبار سے متنوع ہے مادی ترقی اور روحانی بحران کے اس دور میں آج کے فرد کا سب سے بڑا مسئلہ اپنے وجود کی معنیت کی تلاش ہے آج کا انسان جذباتی, ذہنی اور نفسیاتی الجھنوں میں گھرا ہوا ہے وجود کی تلاش کا یہ عمل تنہائی اور زندگی کی لایعنیت کے احساسات, جدید دور کی دین ہے. اے خیام نے اپنے ابتدائی افسانوں میں انسان کے انہی مسائل اور زندگی کی پیچیدگیوں کو موضوع بنایا ہے. ماحول کا انتشار وجود کی آگاہی کا کرب, بے سمتی, بے مقصدیت, رشتوں کا عدم تحفظ, قدروں کی شکست اور ریخت, خوف و اندیشہ, تنہائی اور اجنبیت جیسے احساسات کو اپنی کہانیوں میں بڑی مہارت سے برتا ہے. اے خیام کے ہاں ذات کی شناخت کا سب سے بڑا حوالہ (گوتم بدھ) ہے. کپل وستو کا شہزادہ" اسی تناظر میں لکھا گیا افسانہ ہے اس افسانے میں کردار کا کوئی نام نہیں ہے۔ وزیر آغا کے مطابق کہانی کے تین مراحل ہیں پہلا جس میں فرد ایک شخص کی طرح زندگی گزار رہا ہے دوسرے مرحلے میں اس کے اندر کلبلاہٹ جنم لیتی ہے اور وہ اپنی داخلی حدت کے باعث دولخت ہو جاتا ہے اس مرحلے میں اسے باہر کی دنیا کے دیکھے بھالے منظر بھی یکایک نہایت عجیب نظر آنے لگتے ہیں تغیر کا عالم اس پر بے ثباتی کا گہرا احساس طاری کر دیتا ہے. تب وہ تیسرے مرحلے میں داخل ہوتا ہے. کہانی کا کردار داخلی کشمکش کا شکار اور اپنی ذات سے محوِ گفتگو ہے بھیڑ میں ہوتے ہوئے بھی تنہا ہے۔ کہانی میں سدھارتھ مرکزی علامت ہے جس نے نروان حاصل کرنے کے لیے تخت و تاج بچے اور دنیاوی تمام چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرلی تھی اور لمبے عرصے کے گیان دھیان کے بعد اسے نروان مل گیا تھا اس کے ثمرات تقسیم کرنے کے لیے واپس اپنی پرانی دنیا کی طرف لوٹ گیا اور بھولے بھٹکے لوگوں کو نروان کا راستہ دکھانے لگا۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

افسانے سے اقتباس ملاحظہ ہو:

"میں صدیوں سے اس دیوار کو گرانے کی کوشش کر رہا ہوں میرے دوست جو مجھے نظر نہیں آتے وہ دیوار مجھے میری منزل تک پہنچنے نہیں دیتے اس دیوار کو میں دیکھ نہیں سکتا لیکن وہ ہمیشہ میری راہ میں حائل ہوتی رہتی ہے میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے محسوس کیا ہے وہ دیوار بہت چکنی اور بالکل سپاٹ ہے میں نے اس دیوار کو چھلانگ لگا کر عبور کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ بہت اونچی ہے اور میں اس سے ٹکرا کر گر پڑا ہوں۔ ۱۲، ص ۳۲

اے خیام کے افسانے "ویرانہ, آگ, برزخ, میری ذات, اجنبی, پورے چاند کی آٹھویں رات جو ان کی کتاب "کپل وستو کا شہزادہ" میں شامل ہے. ان افسانوں میں مصنف نے بنیادی طور پر "میں" اپنی ذات کے عرفان پر بات کی ہے. "ویرانہ" "گوتم بدھ" کے پس منظر میں لکھا گیا افسانہ ہے جس میں کہانی کا میں "اپنی ذات "کا عرفان حاصل کر کے اپنے شہر واپس لوٹتا ہے تا کہ لوگوں کو خوف سے نجات سکے۔ لیکن لوگ اس کو پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں اواس کی بات سننے کو تیار نہیں ہوتے آخر تھک ہار کر وہ افسانے کے اختتام پر درخت کی جڑ میں بیٹھ کر پاؤں ایک دوسرے پر چڑھا کر زانو پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

"لوگوں! تم دراصل مریض ہو۔۔۔ لوگوں کے چہرے چلائے۔۔۔ نہیں"

"لوگوں! میں تمہارے مرض کا علاج کرونگا۔۔۔"

۱۳، ص ۴۸ لوگوں کے چہرے چلائے۔۔۔ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو خدارا۔۔۔"

"آگ "میں ایک مصور کی ذہنی اور نفسیاتی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے تخلیق کار عام لوگوں کی نسبت زیادہ حساس ہوتے ہیں اس لیے زیادہ سوچتے اور غور و فکر کرتے اور محسوس کرتے ہیں۔ افسانے میں ایسے ہی حساس ذہن کی کرب انگیز سوچوں کو بیان کیا گیا ہے۔

"وہ سوچتا ڈھلتی ہوئی عمر کی بڑی بہن کی ڈگریاں جمع کرنے کی مجبوری سے خود اس کی ذات کا کیا تعلق ہے بظاہر کوئی تعلق نظر نہیں آتا دوسری بہن نے اپنے لیے جو راہ نکالی ہے کیا وہ اس راہ سے مطمئن ہے اگر نہیں بھی ہے تو اس کی سوچ کی کون سی راہ کا اس کی راہ سے ٹکراؤ ہوتا ہے اپنے والدین کے متعلق سوچتا جو بظاہر بڑے پر سکون تھے مگر انتہائی بے بس"۔ ۱۴، ص ۲۲

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20

اے خیام نے چند جملوں میں ہی ان حالات کی نشاندہی بڑے واضح انداز میں کر دی ہے جو انسان کی توڑ پھوڑ اور ذہنی ہیجان کا باعث بنتے ہیں "برزخ" کراچی کے پس منظر میں لکھا گیا علامتی افسانہ ہے یہ ایک شاہکار علامتی افسانہ ہے کہانی کا واحد متکلم ہر روز فلیٹ سے دفتر جاتے ہوئے راستے میں کسی لاوارث لاش کی تدفین کے لیے چندہ اکٹھا کرنے والوں کو دیکھتا ہے اور پھر اپنی جیب میں چند روپے رکھ کر بٹوا اس چادر میں ڈال دیتا ہے جس میں چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے اور دفتر میں پھر ایڈوانس تنخواہ کی عرضی دے دیتا اور اسے ایڈوانس میں تنخواہ مل بھی جایا کرتی ہے کیونکہ باس اس کے عادتوں سے واقف تھا. اے خیام کے افسانوں میں کردار وہی سوچتے اور محسوس کرتے ہیں جسے اے خیام محسوس کرتے ہیں اور سوچتے ہیں اور جھیلتے ہیں۔ جنگ, حادثات, لاشیں چاقوزنی خودکشی فساد ان سب کے پیچھے انسان کی بے حسی کا بڑا عمل دخل ہے کوئی بھی حساس شخص ان سب مسائل سے نظر نہیں چرا سکتا اے خیام انسانی باطن کی کشمکش کے ذریعے یہ باور کراتے ہیں کہ اس کشمکش, توڑ پھوڑ ذہنی کرب اور اذیت کا ذمہ دار کسی نہ کسی موڈر ہمارا سماج اور معاشرہ ہے." میری ذات, اجنبی اور پورے چاند کی آٹھویں رات" کی کہانیاں بھی انسان کی اسی ۔۔۔ داخلی کشمکش کو پیش کرتی ہیں اے خیام کے تمام افسانے علامتی ہیں لیکن اسلوب کے لحاظ سے بیانیہ ہیں۔

کپل وستو کا شہزادہ کے تمام افسانوں میں آج کا جو آدمی "میں" کی صورت میں نظر آتا ہے اس کا تعلق کسی بھی طبقے سے نہیں ہے وہ جس کرب میں مبتلا ہے وہ اس کا ذہنی کرب ہے جان لینے کا کرب, آگاہی کا یہ کرب اسکی روح کو چھلنی کر رہا ہے۔ یہ اے خیام کی دانشمندی ہے کہ انہوں نے ان کرداروں کی داخلی کشمکش کے ذریعے اپنے عہد کی سچائیوں کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے ان تمام افسانوں کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اے خیام اپنے اندر اتر کر اپنے آپ تک پہنچ جانے کے بجائے اپنے روبرو کھڑے ہو کر اپنے آپ سے آنکھیں ملا کر اندر جھانکنے اور کچھ تلاش کرنے کے عمل میں محو ہیں اے خیام کے ان افسانوں کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ان کو پڑھ کر حزن وملال کی کیفیت طاری نہیں ہوتی کیونکہ تجسس کی ہلکی سی کرن قاری کو اداس اور غمگین ہونے نہیں دیتی اور اس کے ذہن کو بیدار رکھتی ہے جس کے نتیجے میں وہ محرومی اور مایوسی کے اندھیرے میں چھلانگ لگانے سے بچ جاتا ہے اہم بات یہ ہے کہ کوئی ٹھوس کردار نہ ہونے کے باوجود بھی ان افسانوں میں زندگی رواں دواں نظر آتی ہے اے خیام میں داخلی زندگی کی قرب انگیز حقیقتوں کو بیان کرنے کے ساتھ ہر عام زندگی کے معاشرتی مسائل اور سماجی مسائل پر بھی فنکارانہ حسن کے ساتھ قلم اٹھایا ہے اے خیام کا معاشرتی شعور بہت بالغ ہے انہوں نے کھلی آنکھوں سے اس بات کا اعتراف کیا اور جائزہ لیا. زمانے کے گرم و سرد کا تجزیہ کیا معاشرے کے ماحول اور اس میں رہنے والے افراد کی زندگی کے کرب

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20

ماخذ تحقیقی مجلہ

اور اذیت کو محسوس کیا اور پھر اسے اپنے افسانوں کا موضوع بنایا معاشرتی صورتحال پر غور کرتے ہوئے اے خیام نے اپنے افسانے میں ان مسائل کو پیش کیا ہے جن کا اثر انسانی زندگی پر گہرا ہے اور جس نے انسانی وجود کو بے معنی بنا دیا ہے دور حاضر کا ہر مسئلہ خواں وہ فکری ہو یا نظریاتی سیاسی ہو یا معاشرتی مذہبی ہو یا غیر مذہبی حرص و حوس ہو یا قربانی و ایثار کی لگن اے خیام کی فکر و فن کا محور بن کر افسانے کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ دہشت گردی, خود خوش حملے, مذہبی جنونیت, فرقہ واریت, اسلام کی خود ساختہ تفہیم, جاگیدرانہ نظام غرض معاشرے کے بڑے اہم مسائل پر مبنی موضوعات و مسائل کے حوالے سے لکھا گیا ان کا ایک مؤثر افسانوی مجموعہ "خالی ہاتھ" ہے۔

ڈاکٹر انوار احمد لکھتے ہیں:

"غلام عباس نے جلیانوالہ باغ کی سیاسی معنویت پر لکھنے والے ہجوم میں اپنے ایک افسانے" رنگینے والے" کی انفرادیت ایسے منوائی تھی کہ ایک سنگین صورتحال کو مضحک بنا کر انسانی فطرت کے کچھ پہلو نمایاں کر دیئے خالی ہاتھ" بھی اسی پائے کا افسانہ ہے۔"۱۵، ص۷۸۷

یہ لوئر مڈل کلاس خاندان کے گھر میں ڈالے جانے والے ڈاکے کی عام سی مگر رونگٹے کھڑے کر دینے والی کہانی ہے جو کراچی میں اب روٹین کی صورت اختیار کر چکی ہے افسانے میں دو ڈاکو ایک نچلے طبقے کے خاندان میں گھس جاتے ہیں اور ڈاکہ ڈالنے کے لیے آتے ہیں اس گھر میں ضعیف ماں باپ کے علاوہ ان کی ایک بیٹی بھی ہے جو جوانی کی آخری منزلوں تک پہنچ چکی ہے اور جس نے اپنی بہنوں کے گھر بسائے اور ماں باپ کی کفالت کی خاطر اپنی خوشی کو اس حد تک قربان کر دیا کہ خود شادی نہیں کر سکی وہ ایک حد تک اپنے ناآسودہ کنوارے پن سے سمجھوتہ کر چکی ہے والدین کے احتجاج کے باوجود دونوں ڈاکو باری باری اس کے ساتھ زنا کرتے ہیں لیکن وہ لڑکی نہ شور مچاتی ہے اور نہ ہی واویلا کرتی ہے بلکہ اس واردات کے بعد اسے اپنی کشش کا اس حد تک احساس ہو جاتا ہے کہ وہ اس جنسی تشدد کے بعد اپنے بناؤ سنگھار میں دلچسپی لینے لگتی ہے وہ اس انتظار میں رہنے لگتی ہے کہ شاید وہ ڈاکو اسے حاصل کرنے کے لیے پھر آئیں گے لیکن اسے مایوسی ہوتی ہے۔

اے خیام نے کسی مخصوص نظریے کو اپنے افسانوں میں اُجاگر کرنے کی بجائے نئے تہذیبی مسائل کا شکار جدید عہد کے انسان کی زندگی میں جھانک کر تلخ حقائق کو نئے زاویے عطا کیے ہیں۔ اے خیام کا تیسرا افسانوی مجموعہ" جنت جہنم اور دوسرے افسانے" میں مذہبی رجحان کا ذکر ہے۔ جنہیں ذاتی مفاد کے لیے غلط طریقے سے پیش کیا جاتا ہے" جنت جہنم،" چلاکش, غم حسین کے سوا, اور" تاویل" میں جس مہارت سے عقیدوں پر مبنی سوچ کو قلم بند کیا گیا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلّہ

ہے وہ قابل تعریف ہے۔ کچھ نہ کہتے ہوئے بھی سب کچھ کہہ دینا یقیناً ایک نبض شناس افسانہ نگار کا کام ہے۔ "جنت جہنم" مذہبی دہشت گردی کے موضوع پر لکھا گیا افسانہ ہے انسان دشمنی کا بہانہ کوشش اور اس کوشش کو ناکام بنانے کے لیے لوگ کس طرح لازوال قربانی پیش کر رہے ہیں اس کی بہترین مثال اے خیام نے اپنے افسانے میں پیش کی ہے۔ "غم حسین کے سوا" یہ افسانہ دہشت گردی کے مماثل بھی ہے اور فرقہ واریت کا آئینہ دار بھی۔ "چلہ کش" بھی مذہبی موضوع پر لکھا گیا افسانہ ہے اس کہانی کے مرکزی کردار نعیم جیسے بہت سے نکمے غیر ضروری مذہبی لبادہ اوڑھ کر سماج اور گھر والوں کے لیے مشکلات پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں جو دین کے نام نہاد مبلغ بن جاتے ہیں۔ "تاویل" میں اے خیام نے مذہبی نقطہ نظر سے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اسلام کی خود ساختہ تفہیم کرنے والوں اور مذہب کو پیشہ بنانے والوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اے خیام نے افسانے کے ذریعے طلاق ثلاثہ اور مذہبی ٹھیکیداروں کے استحصالی رویے پر چوٹ کی ہے۔ "بار دگر" ایک پڑھے لکھے اور سیدھے سادے لوگوں کو بے وقوف بنا کر مکاری اور عیاری سے مدد کے نام پر بھیک مانگنے والوں کی کہانی ہے۔ "کرائم سرکل" موجودہ معاشرے میں جرائم کی صورتحال کو بیان کرتا ہے انسان کی بے حسی پر چوٹ بھی کرتا ہے۔

"ابے یار تو نے اس موقع کی تصویر بنانی تھی اپنے موبائل سے اُسے آگ لگایا جا رہا تھا وہ چیخ رہا تھا تمام لوگ تماشہ دیکھ رہے تھے بلکہ اس میں شامل تھے اس کی ویڈیو بنانی تھی تجھے۔ یہ تھی بریکنگ نیوز تیری نوکری پکی ہو جاتی۔"(۱٦ص ۲۱۱)

"ہر فن مولا" میں ایک قابل قدر ہنر مند انسان کا وہ المیہ ہے جو اس معاشرے کی سفاک دین ہے جس سے نجات کی صورت نظر نہیں آرہی۔ انسانیت اور ہنر جس طرح تباہ ہو رہے ہیں۔ اسے ایک عظیم المیہ کہا جائے گا

""سگ زمانہ "فیوڈل کلچر کی عکاسی کرتا ہے۔ جہاں ذاتی مفاد کے لیے عزیز و اقارب کو قربانی کی بھینٹ چڑھا دینا کوئی غیر اخلاقی عمل نہیں سمجھا جاتا معاشرتی اور اخلاقی قدروں کی شکست ریخت اور مادی قدروں کے ہمارے معاشرے میں مضبوط ہونے کی طرف ایک پر اثر اشارہ ہے گاؤں میں سیلاب آنے کے باعث گاؤں کی جاگیر دار رئیس اپنے دو ملازمین کو جنہوں نے ان کی خدمت میں اپنی زندگی گزار دی تھی اپنے دو پالتو کتوں (وارڈ اور ہنٹر) کے درمیان چھوڑ کر خود اہل وعیال کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر چلے جاتے ہیں۔ "وارث لاوارث بھی جاگیردارانہ نظام کی عکاسی کرتا ہے لیکن افسانے میں ابہام کی کثرت سے افسانے کا پلاٹ اپنا تاثر کھو بیٹھا ہے۔ .

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-20

ماخذ تحقیقی مجلہ

اُردو افسانے کی روایت کو آگے بڑھانے میں جن افسانہ نگاروں نے اہم خدمات انجام دیں اُن میں اے خیام کا نام بھی اہمیت کا حامل ہے ان کے افسانوں میں عصری حسیت کے مختلف پہلو نظر آتے ہیں. انہوں نے زندگی کی عملی فکری اور جذباتی سرگرمیوں سے موضوعات حاصل اپنے افسانوں کے دامن کو مالا مال کیا اور ایک ممتاز اور منفرد افسانہ نگار کی حیثیت سے اپنی پہچان بنائی. ان کے افسانوں میں ندرت بھی ہے اور جدت بھی ان کے افسانوں کی یہی خوبیاں ان کو ہم عصر افسانہ نگاروں میں منفرد و ممتاز بناتی ہیں۔

حوالہ جات

۱: علی حیدر ملک "میں اور وہ" "مشمولہ "کپل وستو کا شہزادہ" کراچی, منظر پبلی کیشنز گلشن اقبال, ۱۹۹۳ء, ص ۱۳

۲: اے خیام "میں اور میں" "مشمولہ "کپل وستو کا شہزادہ" کراچی: منظر پبلی کیشنز گلشن اقبال, ۱۹۹۳, ص ۲۰

۳: اے خیام "کپل وستو کا شہزادہ" (دیباچہ) کراچی: منظر پبلی کیشنز گلشن اقبال, ۱۹۹۳ ص ۷

۴: اے خیام "میں اور میں" "مشمولہ" "کپل وستو کا شہزادہ" کراچی: منظر پبلی کیشنز گلشن اقبال ۱۹۹۳ ص ۱۷

۵ : انٹرویو اے خیام, نثار احمد صدیقی "مشمولہ "انعکاس" دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس ۲۰۰۷, ص: ۵۲

۶ : علی حیدر ملک "میں اور وہ" "مشمولہ" "کپل وستو کا شہزادہ" کراچی: منظر پبلی کیشنز گلشن اقبال, ۱۹۹۳, ص ۱۴

۷ : انٹرویو اے خیام, نثار احمد صدیقی, "مشمولہ" "انعکاس" دہلی: ایجوکیشنل ہاؤس, ۲۰۰۷ء ص: ۵۳

۸ : انوار احمد, ڈاکٹر, اُردو افسانہ ایک صدی کا قصہ, ملتان: کتاب نگر, ص ۷۸۷

۹: اے خیام "میرا ادبی نظریہ" "مشمولہ "خالی ہاتھ" کراچی: میڈیا گرافکس, ۲۰۰۵ء, ص ۹

۱۰: اے خیام کی ادبی شخصیت "ڈاکٹر انور سدید, رسالہ آئندہ, شمارہ نمبر ۴۰, دسمبر ۲۰۰۵, ص ۴۰ ۱۱: انٹرویو' اے خیام' اقبال خورشید' روزنامہ کراچی: ۲۴ نومبر ۲۰۱۶ مئ

۱۲: اے خیام "کپل وستو کا شہزادہ" 'کپل وستو کا شہزادہ' ص: ۳۲

۱۳: اے خیام "ویرانہ" "کپل وستو کا شہزادہ" ص: ۴۸

۱۴: اے خیام "آگ" کپل وستو کا شہزادہ' ص: ۲۲

۱۵: انوار احمد, ڈاکٹر, اُردو افسانہ ایک صدی کا قصہ, ملتان: کتاب نگر, ص: ۷۸۷

۱۶: اے خیام "کرائم سرکل "جنت جہنم اور دوسرے افسانے" کراچی: میڈیا گرافکس, ۲۰۱۶ء, ص: ۲۱۱